حافظ محمد ابراہیم صاحب فانی

جہادِ افغانستان اور حقانی شہداء

مولانا میراجان شہید

مولانا میراجان شہید بھی ان خوش نصیب افراد میں سے ہیں جن کو خداوند قدوس نے اپنی آغوش رحمت میں لے کر خصوصی اعزاز واکرام یعنی خلعت شہادت سے نوازا۔ آپ نے فنون کی اکثر کتابوں کی تکمیل یہاں، مادر علمی دارالعلوم حقانیہ میں کی۔ اور سند فراغت بھی یہاں سے حاصل کی۔ آپ نہایت ہی ذہین وفطین اور زہد وتقویٰ جیسے اخلاق وصفات حمیدہ کے مالک تھے۔ دوران تعلیم آپ کی تمام تر توجہ اسباق ومطالعہ اور تکرار کتب پر مرکوز رہتی۔ نہایت ہی کم گو اور باوقار کثرت مطالعہ اور تکرار کے باعث آپ پر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ آپ کے دماغ میں خلل پیدا ہوا لیکن پھر خداوند کریم کی خصوصی عنایت سے آپ جلد ہی شفایاب ہو گئے۔

مولانا میراجان شہید ولد محمد عزیز ضلع لغمان تحصیل علی نگار موضع سنگر میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی دینی تعلیم اپنے ہی گاؤں میں حاصل کی۔ اس کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے پاکستان دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے۔

فراغت کے بعد آپ نے تین سال تک مختلف مدارس میں تدریس کی۔ لیکن ساتھ ساتھ جہاد کے لئے بھی ایام تعطیل میں محاذ جنگ پر تشریف لے جاتے تھے۔ تحصیل صوابی کے برکی مہاجر کیمپ میں آپ نے ایک مدرسے کی بنیاد رکھی۔ جس میں آپ صدارت تدریس کے عہدہ پر فائز تھے۔ اور مجاہدین کی تنظیم میں بھی بڑھ کر حصہ لیتے تھے آپ کی شرافت طبع اور اخلاق کے باعث مجاہدین آپ پر بہت ہی اعتماد کرتے تھے۔ اور آپ کے ہر حکم کی تعمیل نہایت ہی خندہ پیشانی سے کرتے۔

آپ کی ان مجاہدانہ سرگرمیوں نے روسی وکارمل گماشتوں کی نیندیں حرام کر دیں اور وہ ہر وقت اس کی موت اور قتل کے درپے رہتے۔ چنانچہ ۵ محرم الحرام ۱۴۰۶ھ کو آپ واپس پاکستان تشریف لا رہے تھے کہ سی آئی ڈی نے آپ کے خلاف کارمل حکومت کو اطلاع دی۔ جس کے نتیجے میں روسی اور کارمل فوجوں نے آپ پر نماز فجر کے بعد

ضلع کنڑ علاقہ شگہ میں چاروں طرف سے ہوائی اور زمینی حملہ کر دیا۔ آپ اس وقت اکیلے تھے۔ پھر بھی آپ نے بے ج
سے مقابلہ کیا۔ دو افسروں اور کئی فوجیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ بالآخر آپ دشمن کے محاصرہ میں آ گئے اور ۱۵ ا
زندہ گرفتار کر کے لے گئے۔ ان لوگوں نے آپ کو تسلیم کرنے کی از حد کوشش کی۔ لیکن آپ نے ان کے سامنے سر
خم کرنے سے انکار کیا۔ بلکہ ان کے سامنے نعرہ ہائے تکبیر بلند کیا۔ اور کلمہ شہادت پڑھا۔ پھر ان لوگوں نے
آپ پر بندوق سے نشانے بنانے شروع کئے۔ آپ نے انہیں کہا کہ میرے منہ اور چہرے پر نہ بازو یا باقی جو
چاہو مارو۔ اور اسی کے ساتھ آپ نے انگشت شہادت سے اشارہ کیا اور کلمہ شہادت پڑھا۔

شہادت سے تقریباً ایک ماہ قبل آپ یہاں دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے تھے۔ بندہ نے آپ
اپنی سرگرمیوں کے بارے میں پوچھا۔ تو فرمایا کہ فی الحال تو درس میں مشغول ہوں اور یہاں صوابی کیمپ
میں نے ایک مدرسے کی بنیاد رکھی ہے۔ مجھے ایک کتاب کی ضرورت ہے اگر وہ کتاب یہاں کسی کتب خانہ
سے دستیاب ہوئی۔ "تمہید" میں نے کہا کونسی تمہید۔ کیونکہ ایک تمہید تو مولانا عبیداللہ سندھی کی لکھی ہے
التمہید۔ تو انہوں نے کہا۔ نہیں۔ تمہید ابی شکور سالمی پھر آپ تشریف لے گئے۔ کسے خبر تھی کہ یہ ملاقات آخری
ثابت ہوگی ؎

نہ ہر کہ چہرہ برافروخت دلبری داند — نہ ہر کہ آئینہ دارد سکندری داند
ہزار نکتۂ باریک تر ز مو ایں جاست — نہ ہر کہ سر تبراشد قلندری داند

بقول اقبالؒ ؎

یہ شہادت گہہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آساں سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

خوشبو کے سب رنگ
لذّت کے سب رس
نورس
قومی مشروب